بٹ کوائن میں مصنوعی طور
پر قیمت کیسے پیدا کی گئی؟
ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی
منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

بٹ کوائن میں مصنوعی طور پر قیمت کیسے پیدا کی گئی؟

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

بٹ کوائن میں مصنوعی طور پر قیمت کیسے پیدا کی گئی؟

بٹ کوائن کو اگر ہم تاریخی طور پر دیکھیں تو یکم نومبر سن ۲۰۰۸ کو ساتوشی ناکاموٹو (ایک فرضی نام) نے کرپٹو گرافی میلنگ لسٹ پر ایک ای میل بھیجی جس میں اس نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ ایک ایسے الیکٹرونکس کیش سسٹم پر کام کر رہا ہے جو کہ مکمل طور پر پی ٹو پی Peer-to-Peer (P2P) ہو گا اور جس میں کسی ٹرسٹڈ تھرڈ پارٹی Trusted Third Party کا کوئی عمل دخل نہیں ہو گا یعنی بیچ میں کوئی ادارہ ملوث نہیں ہو گا۔ پھر سن ۲۰۰۹ میں ساتوشی ناکاموٹو نے بٹ کوائن Bitcoin (BTC) نامی کرپٹو کرنسی Cryptocurrency کو مارکیٹ میں لانچ کر دیا۔ ساتوشی ناکاموٹو بٹ کوائن وائٹ پیپر میں دعویٰ کرتا ہے کہ بٹ کوائن ایک ایسی کرپٹو کرنسی ہے جو کہ ڈی سینٹرلائزڈ ہے اور اس کو کام کرنے کیلئے کسی تھرڈ پارٹی کی ضرورت نہیں ہے یعنی کسی بینک یا کسی دوسرے فنانشل ادارے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسی تناظر میں ۳ جنوری سن ۲۰۰۹ میں سب سے پہلا بلاک بٹ کوائن بلاک چین میں شامل کیا گیا۔ یعنی آسان الفاظ میں اس دن بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی شروعات ہوئی۔ اس دن ساتوشی ناکاموٹو نے جینیسس بلاک Genesis Block مائن کیا۔ اس پہلے بلاک میں ایک ٹرانزیکشن شامل کی گئی اور وہ کوائن بیس ٹرانزیکشن Coin Base Transaction تھی یعنی اس پہلے بلاک کو مائن کرنے کے معاوضہ کے طور پر ۵۰ بٹ کوائن کا پہلی مرتبہ بٹ کوائن کھاتے میں اندراج ہوا۔

یہاں پر بنیادی بات سمجھنے کی ہے کہ جس دن بٹ کوائن کا کھاتے میں اندراج ہوا، اس بلاک کے ہیش کو ہم بٹ کوائن نہیں کہہ سکتے۔ نیز جس ایڈریس پر بیس کوائن ٹرانزیکشن مائننگ کے معاوضہ کے طور پر ادا کی گئی وہ بھی بٹ کوائن نہیں ہیں۔ نیز جو ۵۰ بٹ کوائن کا کھاتے میں اندراج ہوا، وہ محض ایک فرضی نمبر ہیں اور ان نمبروں کی ڈیجیٹل فارم کو بھی ہم بٹ کوائن نہیں کہہ سکتے۔ بعض لوگوں کو کمپیوٹر سائنس کا علم نہ ہونے کی وجہ

سے یہیں پر مغالطہ ہوا ہے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ کھاتے میں اندراج کئے گئے ۵۰ بٹ کوائن اصل میں موجود ہیں، حالانکہ یہ محض فرضی ۵۰ نمبروں کا کھاتے میں اندراج تھا۔ دیکھیے یہ جو بٹ کوائن کا کھاتے میں اندراج ہو رہا ہے اور پھر آگے چل کر ایک دوسرے کو منتقلی ہو رہی ہے اور ان تمام معاملات کا اندراج کھاتے میں ہو رہا ہے، اس تمام عمل کو بٹ کوائن کے معاملات کا اندراج تو کہا جاسکتا ہے مگر یہ بذاتِ خود بٹ کوائن نہیں۔ آسان الفاظ میں بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کے معاملات کے کھاتے میں اندراج کو بٹ کوائن کرنسی کی حقیقت نہیں کہا جاسکتا۔ اسی وجہ سے جب بٹ کوائن کی شروعات کی گئی تو کھاتے میں درج ان مصنوعی نمبروں کی کوئی قیمت نہیں تھی اور پھر آگے چل کر کچھ لوگوں نے مصنوعی طور پر اس میں قیمت پیدا کی۔

اس کو ایک آسان مثال سے سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص اپنے ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے یہ خیال ذہن میں لاتا ہے کہ کاش اس کی بھی کوئی بڑی ہاؤسنگ سوسائٹی ہوتی اور اس کے پلاٹوں کو بیچ کر وہ پیسے کماتا۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھے بیٹھے ہی اس نے سوچا کہ کراچی کی سپر ہائی وے پر اس نے زمین خرید لی، پھر خیالی طور پر اس نے ابتدائی سرمایہ کاری کر کے اس تک بجلی، گیس، سڑکیں اور دیگر عوامی سہولیات یکجا کر لیں۔ پھر اس نے خیالی طور پر اس سوسائٹی کی زمین پر سو گز کے پچاس، دو سو گز کے پچاس اور ہزار گز کے بیس پلاٹ بنائے اور پھر ان پلاٹوں کو نمبر بھی خیالی طور پر الاٹ کر دیا۔ سو گز کے پلاٹوں کی نمبرنگ A-1 to A-50، دو سو گز کے پلاٹوں کی نمبرنگ B-1 to B-50، اور ہزار گز کے پلاٹوں کی نمبرنگ C-1 to C-20 تک اپنے ذہن میں فرضی طور پر کرلی۔ پھر اس نے ان پلاٹوں کے نمبروں کے مطابق کھاتے (بلاک چین) میں اندراج کر دیا اور لوگوں کو کہا کہ آئیے آپ ان پلاٹوں کو خریدیئے اور سو گز کے ہر پلاٹ کی قیمت دس لاکھ، دو سو گز کے ہر پلاٹ کی قیمت بیس لاکھ اور ہزار گز کے پلاٹ کی قیمت پچاس لاکھ رکھی۔ پھر ویب سائٹ اور اشتہارات کے ذریعے اس فرضی سوسائٹی کی مشہوری کروائی۔ شروع میں تو ان فرضی پلاٹوں کی قیمت کو کسی نے تسلیم نہیں کیا مگر پھر آہستہ آہستہ مصنوعی طور پر اس کی قیمت بڑھائی گئی اور آخر کار مصنوعی قیمت اس کے اختراعی قیمت کے برابر لوگوں میں مشہور ہو گئی اور لوگوں نے اس قیمت کو تسلیم بھی کر لیا۔ پھر لوگوں نے ان پلاٹوں کو خریدنا شروع کر دیا اور پھر ہر خریداری کے وقت کھاتے (بلاک چین) میں اُس خریدار کا نام اور اس کا پلاٹ نمبر درج کر دیا گیا۔ پھر لوگوں نے

آگے ان پلاٹوں کو بیچنا شروع کر دیا اور اس طریقے سے ایک پورا پلاٹوں کا کاروبار شروع ہو گیا اور کچھ لوگوں نے اس سے بہت زیادہ منافع بھی کمایا۔

انہی پلاٹوں کو خریدنے والے ایک خریدار نے سوچا کہ چلو میں اپنے خریدے گئے پلاٹ پر تعمیر شروع کرتا ہوں اور اپنی فیملی کو اس نئی ہاؤسنگ سوسائٹی میں شفٹ کرتا ہوں۔ تو اس پر یہ عقدہ کھلتا ہے کہ اصل میں تو پلاٹ سرے سے موجود ہی نہیں! مزید تحقیق کرتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ایک فرضی ہاؤسنگ سوسائٹی کا بلاک چین پر پروجیکٹ شروع کیا گیا، فرضی نمبر الاٹ کئے گئے، مصنوعی طور پر اس میں قیمت پیدا کی گئی اور پھر خرید و فروخت کا اندراج بلاک چین (کھاتے) میں کیا گیا۔ قارئین، آپ ہی بتائیے کہ کیا یہ فراڈ نہیں؟ اب کوئی دلیل دینے والا دلیل دے کہ دیکھیے ٹرانزیکشن ہو رہی ہے کہ نہیں، تو کیا آپ اس کو تسلیم کریں گے؟ کوئی یہ دلیل دے کہ دیکھیے پلاٹ کا پورا پورا اندراج کھاتے میں موجود ہے، تو کیا آپ اس کو مانیں گے؟ کوئی یہ دلیل کے کہ دیکھیے یہ ڈیجیٹل شکل میں تو موجود ہے اور لوگوں اس کو عرف میں تسلیم بھی کر رہے ہیں تو کیا آپ اس دلیل کو مانیں گے؟

کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ دیکھیے پلاٹ کی صورت میں یہ فراڈ اس وجہ سے ہے کہ اس میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کی حقیقت میں پلاٹ حِسّی طور پر موجود ہیں، مگر وہ پلاٹ حقیقت میں موجود نہیں تھے اور محض کمپیوٹر پر اندراج تھا۔ البتہ کرپٹو کرنسی کے تناظر میں شروع سے ہی کی حقیقت عوام کو بتا دی گئی تھی کہ کوئی حِسّی شئ موجود نہیں ہو گی اور یہ کرنسی، ڈیجیٹل کرنسی ہو گی لہذا پلاٹ کی صورت میں فراڈ کو کرپٹو کرنسی پر محمول کر کے فراڈ قرار دینا منطقی نہیں لگتا۔ بس، یہیں پر تو فراڈ ہو رہا ہے کہ اب بجائے فرضی پلاٹوں کے، کوئی شخص کرنسی کو تَصَوُّر ذہن میں لائے، پھر ذہن میں فرضی طور پر اس کرنسی کے بارے میں سوچے اور پھر کھاتے میں اس فرضی کرنسی کے نمبروں کا اندراج کرے اور پھر مصنوعی طور پر اس میں قیمت پیدا کی جائے، تو کیا یہ فراڈ نہیں؟ یہ یقیناً فراڈ ہی کی ایک اعلیٰ قسم ہے اور نتیجتاً اس وقت عالمی سطح پر بے تحاشہ پونزی اسکیموں کے ذریعے لوگوں نے فرضی کرنسیاں مارکیٹ میں متعارف کروائیں، ان سے پیسہ بنایا اور پھر مارکیٹ سے پیسہ لے کر غائب ہو گئے۔ فرضی ہاؤسنگ سوسائٹی کی صورت میں فراڈ کرنے کیلئے بڑی محنت درکار تھی مگر کرپٹو کرنسی کی صورت

میں فراڈ کرنا آسان کر دیا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت مارکیٹ میں سترہ ہزار سے زیادہ کرپٹو کرنسیاں موجود ہیں۔ کرپٹو کرنسی کے تناظر میں اس فراڈ کو بڑے نفیس طریقے سے کیا جاتا ہے اور اس میں کمپیوٹر سائنس کی مشکل اصطلاحات کا استعمال مثلاً کرپٹو گرافک پزل، ہیشنگ، بلاک، ڈیفیکلٹی، پبلک پرائیوٹ کی، کرپٹو گرافی، مائننگ وغیرہ کا استعمال کر کے اور اس کی عالمی پیمانے پر نشر و اشاعت اور پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے لہذا یہ فراڈ اور قمار بازی کی خطرناک نئی شکل بن جاتی ہے، اور یہی کچھ تو بٹ کوائن میں ہو رہا ہے۔ خیر ہم واپس اپنے اصل موضوع یعنی بٹ کوائن میں مصنوعی قیمت کیسے پیدا کی گئی کی طرف آتے ہیں۔

بٹ کوائن کھاتے کی شروعات کے کچھ دنوں بعد یعنی ۱۲ جنوری سن ۲۰۰۹ کو بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی پہلی باقائدہ ٹرانزیکشن بلاک نمبر ۱۷۰ میں اندراج ہوئی اور اس ٹرانزیکشن میں ساتوشی ناکاموٹو نے کمپیوٹر پروگرامر ہال فنی Hal Finney کو دس بٹ کوائن بھیجے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا اور بٹ کوائن کھاتے کی شروعات کے بعد وقتاً فوقتاً مختلف ایڈریس کے ذریعے سے مختلف ٹرانزیکشنز کی گئیں، اور بہت زیادہ تعداد میں بٹ کوائن کرپٹو کرنسی تخلیق (مائن) کی گئی اور پھر مختلف ٹرانزیکشنز کے ذریعے ان بٹ کوائن کا باہمی تبادلہ بھی کیا گیا۔

۵ اکتوبر ۲۰۰۹ میں نیو لبرٹی اسٹینڈرڈ نے بٹ کوائن کے پہلے ایکسچینج ریٹ متعین کئے یعنی ایک بٹ کوائن صفر اشاریہ صفر صفر صفر سات چھ امریکی ڈالر کے برابر متعین ہوا 1 BTC = 0.00076 USD یا اس کو کہہ سکتے ہیں کہ ایک امریکی ڈالر سے ایک ہزار تین سو نو اشاریہ صفر تین بٹ کوائن = 1 USD 1309.03 BTC خریدے جاسکتے تھے۔ بٹ کوائن کا ایکسچینج ریٹ تو متعین ہو گیا مگر ان بٹ کوائن سے سب سے پہلی مرتبہ حقیقی اشیاء کی خریداری سن ۲۰۱۰ میں ہوئی جب پہلی مرتبہ دس ہزار بٹ کوائن کی مدد سے دو پیزا خریدے گئے جس کی آج کی مالیت کڑوروں پاکستانی روپے سے بھی زیادہ بنتی ہے اور اسی مناسبت سے بٹ کوائن پیزا کا دن بھی منایا جاتا ہے۔ اسی طریقے سے اور لوگوں نے بھی بٹ کوائن کرپٹو کرنسی سے چیزوں کو خریدنے کی کوشش کی اور بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت کیلئے ایکسچینج بھی قائم کیا گیا۔ ۱۷ جولائی سن ۲۰۱۰ کو ایم ٹی گوکس MtGox نامی بٹ کوائن کرپٹو کرنسی ایکسچینج وجود میں آیا۔ اکتوبر سن ۲۰۱۰ میں ایف اے ٹی ایف نے رپورٹ جاری کی جس میں وارننگ جاری کی گئی کہ ڈیجیٹل کرنسیوں کو منی لانڈرنگ اور دہشت گردوں کی معاونت

کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پھر ۹ فروری ۲۰۱۱ کو ایک بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر کے برابر ہوئی۔ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔

خلاصہ یہ کہ سب سے پہلے فرضی نمبروں کا کھاتے میں اندراج کیا گیا، پھر کوشش کی گئی کہ ان فرضی نمبروں سے کچھ خریداری کی جائے اور بلا آخر ان فرضی ہندسوں کے ذریعے پہلی خریداری پیزا کی شکل میں ہوئی یعنی ان فرضی ہندسوں میں فرضی طور پر تقوّم پیدا کیا گیا ہے۔ اگر آپ مزید گہرائی میں تفصیلات جاننا چاہتے ہیں کہ کس طریقے سے بٹ کوائن کے اندر مصنوعی طور پر تقوّم پیدا کیا گیا اور کس طریقے سے کوششیں کر کے مختلف اشیاء کی خرید و فروخت بٹ کوائن کے ذریعے کرنے کی کوشش کی گئی، اس کیلئے ہسٹری آف بٹ کوائن (http://historyofbitcoin.org/) کی ویب سائٹ اور دیگر سائنسی مقالے دیکھیے۔

بٹ کوائن کے ان فرضی ہندسوں میں فرضی طور پر تقوّم پیدا کرنے کی تفصیلات جاننے کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بٹ کوائن کو عوام میں مشہور کیسے کیا گیا؟ سائنسی شواہد یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ دنیا کی سب سے بڑی کرپٹو کرنسی یعنی بٹ کوائن کو جوے کی مدد سے مزید مشہور کیا گیا۔ مختصراً یہ کہ بٹ کوائن کو مارکیٹ میں لانچ کرنے کے بعد پہلے کچھ سالوں کے اندر لوگوں نے زیادہ جوش و خروش نہیں دکھایا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ شروع کے پہلے سالوں میں بہت ہی کم ٹرانزیکشنز ہوئیں۔ پھر ایک جوے کی ویب سائٹ ساتوشی ڈائس SatoshiDice لانچ کی گئی جس کے ذریعے لوگوں کو بٹ کوائن کے بارے میں مزید معلوم ہوا اور انہوں نے بڑھ چڑھ کر بٹ کوائن کو جوے میں استعمال کرنا شروع کیا۔ ساتوشی ڈائس نامی ویب سائٹ نے لوگوں کو ان کی توقع سے زیادہ جوے کی رقم لوٹائی جس کے اندر دس گنا، سو گنا اور ہزار گنا سے زیادہ نفع شامل تھا۔ مثلاً کسی نے ۵ بٹ کوائن اس ساتوشی ڈائس نامی ویب سائٹ پر جوے میں لگائے یعنی ویب سائٹ پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجے تو جوے میں جیتنے کی صورت میں اس کو ۵۰، ۵۰۰، یا ۵۰۰۰ بٹ کوائن ملے۔ جون سن ۲۰۱۲ کے اندر ایک ایسا وقت بھی آیا جب

روزانہ کے حساب سے ساٹھ ہزار سے زیادہ ٹرانزیکشن ہوئیں اور ان کو بٹ کوائن کی بلاک چین کا حصہ بنایا گیا اور پھر لوگوں نے اس کے بارے میں جانا۔ بٹ کوائن کا اگر ہم اس دور میں جائزہ لیں تو زیادہ تر ٹرانزیکشن جوے سے ہی متعلق تھیں اور بٹ کوائن کا وسیع استعمال جوے کے اندر کیا گیا۔ اس کا لازمی نتیجہ نکلا کہ لوگوں نے عالمی سطح پر بٹ کوائن کے اندر زیادہ دلچسپی لینا شروع کی اور چونکہ بٹ کوائن کا کوڈ مفت میں ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے، اس وجہ سے لوگوں نے اس کوڈ کو لے کر اس کی بنیاد پر دیگر کرپٹو کرنسیوں کی بھی بنیاد رکھی۔

اصل میں تو بٹ کوائن کی ذاتی قدر Intrinsic Value نہیں ہے اور کسی سافٹ ویئر کی طرح اس سے ذاتی انتفاع بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ بٹ کوائن حسّی طور پر تو در کنار، ڈیجیٹل طور پر اپنا وجود نہیں رکھتی اور یہ محض ایک فرضی یا تصوراتی نمبر ہیں یا آسان الفاظ میں کھاتے کے اندر محض ایک نمبر کا اندراج ہے۔ مثلاً جب ایک شخص زید دوسرے شخص بکر کو بٹ کوائن بھیجتا ہے تو صرف کھاتے Ledger کے اندر اندراج ہو جاتا ہے اور حقیقی طور پر یا ڈیجیٹل طور پر بٹ کوائن دوسرے شخص بکر کو منتقل نہیں ہوتے۔ بٹ کوائن کی محض ملکیت ثابت کرنے کیلئے اور ایک شخص سے دوسرے شخص کو بٹ کوائن منتقل کرنے کیلئے ٹرانزیکشن کا اندراج کھاتے کے اندر کیا جاتا ہے۔ اور کوئی بھی شخص مکمل کھاتے کی چھان بین کر کے یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ کتنے بٹ کوائن کس کی ملکیت میں ہیں اور یہ وہ با آسانی یو ٹی ایکس او Unspent Transaction Output - UTXO اور ایس ٹی ایکس او Spent Transaction Output - STXO کی مدد سے کر سکتا ہے۔

تمام سائنسدان اس بات پر متفق ہیں کہ بٹ کوائن پروٹوکول میں کوائن موجود نہیں ہوتے، صرف ٹرانزیکشنز ہوتی ہیں، جس کے ذریعے سے ملکیت کا تعین کیا جاتا ہے۔ چونکہ بٹ کوائن میں کوائن موجود نہیں ہوتے لہذا ان کوائن کے سیریل نمبر بھی نہیں ہوتے۔ ٹرانزیکشن ہیش اور پچھلی ٹرانزیکشن کے حوالے کو ہی سیریل نمبر کے طور پر لیا جاتا ہے۔ عام کرنسی نوٹوں میں سیریل نمبر ہوتا ہے جس کی ضرورت بٹ کوائن سے ختم کر دی گئی ہے۔ اگر ہم کرپٹو کرنسی کی ماہیت پر غور کریں تو یہ بات سائنسی طور پر مُسَلَّم ہے کہ کرپٹو کرنسی معدوم ہوتی ہے یعنی یہ محض لیجر میں فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔ نیز

چونکہ کرپٹو کرنسی سے ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا اور اس میں ذاتی قدر بھی نہیں تھی لہذا ان فرضی ہندسوں میں فرضی طور پر تقوّم پیدا کیا گیا ہے۔

جب پاکستان کے ہی بڑے بڑے اکابر کرپٹو کرنسی کو جُوا اور سٹہ بازی کہیں، جب اُم المدارس دارالعلوم دیوبند کرپٹو کرنسی کو محض فرضی نمبروں کا کھیل کہے اور بڑے بڑے جید مفتیانِ کرام اور دارالافتاء کرپٹو کرنسی کے عدم جواز کے قائل ہوں تو ہمیں کرپٹو کرنسی کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اپنی دنیا اور آخرت خراب نہیں کرنی چاہیے۔ ہم اُم المدارس دارالعلوم دیوبند کا کرپٹو کرنسی سے متعلق فتویٰ کا متن قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ”کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید و فروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال و جائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہو گا“۔

خلاصہ کلام یہ کرپٹو کرنسی کا کاروبار محض فرضی ہندسوں کا گورکھ دھندہ ہے، جوے اور سٹے بازی کی بدترین شکل ہے اور اس کے ذریعے سے ترقی پذیر ممالک کی معیشت کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس پر محض چند لوگوں یا اداروں کی اجارہ داری ہے۔ ہمیں بحیثیتِ مسلمان اپنی دین اور دنیا دونوں کو بچانا ہے اور ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیے کہ کرپٹو کرنسی میں ہر طرح کے معاملات سے اجتناب کریں اور جمہور مفتیانِ کرام کی رائے پر چلتے ہوئے اس سے لازمی بچیں۔

کلماتِ تشکر

میں اپنے شیخ اور استادِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم (جو کہ خلیفہ مجاز ہیں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ اور ابھی خلافتِ جدید اُن کو حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم سے ملی ہے) کا انتہائی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی اور خاص طور پر اس مضمون کو دیکھا، میری غلطیوں کی اصلاح فرمائی اور مجھے اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمایا جس سے اس مضمون کی افادیت بہت زیادہ بڑھ گئی الحمدللہ۔ میں اللہ پاک سے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت میرے اس مضمون کو امتِ مسلمہ کیلئے باعث خیر و برکت بنائے، میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

کچھ مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر اُن کے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر اُن کی سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ وہ کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز وصول کر چکے ہیں۔ اُن کو کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں اُن کی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سال یعنی سن ۲۰۲۰، سن ۲۰۲۱ اور سن ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔